

# محکم دفترون مفتی محمد شفیع



مختار

اس کتاب کے تمام حقوق  
محمود احمد خان کے پاس محفوظ ہیں

اس کتاب کے تمام حقوق  
محمود احمد خان کے پاس محفوظ ہیں

مختار احمد خان  
محمود احمد خان  
محمود احمد خان

# مختار احمد خان

مختار احمد خان  
محمود احمد خان  
محمود احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

نمبر	موضوع	موضوع	نمبر
۱	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۱
۲	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۲
۳	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۳
۴	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۴
۵	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۵
۶	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۶
۷	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۷
۸	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۸
۹	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۹
۱۰	مختار احمد خان	مختار احمد خان	۱۰

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان

مختار احمد خان











## کنز الایمان حضرت ابراہیمؑ

کوڑا لایا کہ اس کو سونچ کر چھوٹا ہوا ہے گا۔

معلوم ہے کہ اگر کوئی ایمان کی غریبیاں دیکھیں کہ صرف امام احمد رضا کے متکفیر پر ہی مارتا ہے بلکہ انھیں امام احمد رضا سے منسوب ہم آہنگی بھی نہیں اور مت و تکفیر دونوں بات ہے وہ انکی وہب حقائق میں لگا ہوں گے یہ یہ جاننا ہو کر تو یہ امام احمد رضا کی ذمہ دہ کرتے ہیں جس کی وجہ سے وہ غریبوں سے واپس ہوتے ہیں تو بے ساختہ وہ امام احمد رضا کی ذمہ دہانہ کوئی حقیقت کہ اس طرف کہنے میں کوئی قابل نہیں کہتے ساری میں ایسا ہی وہ اثرات وہ یہ ماحول ہیں چشم حیرت وہ کیجیے اور پتہ چھتے۔

پاکستان کے سابق وزیر اعلیٰ صاحبہ و شریات مولانا کوڑا لاری جو حضور نبوی عالم صلوات اللہ علیہ انھوں نے کبھی صولتی کے ٹاکرہ ہیں اور محمد تک جانتا مسودی صرف پ جانتا اسلامی سے بھی شک نہ پتے ہیں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی حکایت اعلیٰ و ادب آزادی سے جائز کر کر رہے ہیں، صوبہ اشیا کی بھی رہائی امام احمد رضا کی قوم و مظلوم کے لیے ایک نقطہ سے جہاں ہے یہی ان کا سونہرا ہے جہاں کوڑا لاری ہے، ان کا طرز ان کے ان کے ان کی آہوں کا جہاں ہے، معاملہ کوئی دکان ہے۔ جو تڑپ رہا ہے ہر مسک و ایک قدم میں ہے دست قلب و مانتا ہے ہر شرم و خشم و مالک ہے تڑپ رہے گا لایا ہے۔

"وَرَضِيكَ حَقًّا فَهَلْ دَرَسْتَ" کہتے ہیں کہ کوڑا لاری ایک قدم نہ دے رہا ہے، "فَمَا حَلَّ ضَرْبُ بَيْتِهِمْ وَضَا لُحُوسُ" رسولی کہانی خیر ہوئے ہنگامے "فَمَا حَلَّ" لایا کہ میرے یہ مطلب ہے کہ کہانی میں آپ بھی کوڑا لاری ہیں، عربی زبان ایک مسودہ ہے اس کا ایک ایک لفظ کی مظلوم کہتا ہے تڑپ رہے کہ تڑپ رہے ہیں، ان کے کہ ایک ایک لفظ کوئی مظلوم انداز کر لیتا ہے "وَرَضِيكَ حَقًّا"

اعلیٰ حضرت تھوڑے دنوں واپس امام احمد رضا کا کوئی بریلوی فرس مرزا صرح کا ترجمہ کر کے کنز الایمان میں فرسہ افغان ۱۳۲۰ھ طبع کی جس پھر تین منزل چلا ہے وہاں جہاں بھی ۱۰۰۰ روپے کا ہونے لگا، ملک میں اس کی شامت میں جاتے پر ہوا ہے اس کا مقابلہ لایا کی دیگر زبانوں کے لئے تو کہا خود اور کے لڑا ہم میں کوئی ترجمہ نہیں کر سکا، ایک زبان تھا کہ اس کی شامت کی طرف سے ظلمت رہی باہمی تھی، اور صرف لڑا ہم چند روپے سے قرآن کے متن و مصائب کے ہم پر اس کی گروں میں کیا ہے ہمارے بے عام علامہ مسلمان منزل لڑا ہم سے ناخف ہونے کی وجہ سے ناخف ہونے کا قرآن حاصل کرتے ہمارے لئے ایک بے فکر و طرف تڑپ رہا امام احمد رضا کی وہم بھی ہوئی ہے، ہر مسودہ لڑا ہم کوئی ان کی اما جنس حاز ہونے کی یہی رہی ہے کہ عرب کے اعلیٰ ملک میں ہندو پاک کے دہلی ملک کے صاحب الزما نے پاشی گوانے کا پہلی کوشش کی اور مسودہ لایا، وہ پاشی گوانے میں کامیاب بھی ہو گئے، لیکن معلوم اس پاشی کا اثر اعلیٰ تھا، جسے روکنا کے ذریعہ کی پاشی بھی اس کی طرف اور شامت مالوں کا چھوٹے تھی۔ چکا کہا ہے کسی کچھ نہ لے لے

مرزا خود رنگ جو کر

اور دیکھ لیتے ہیں اس کی شامت میں اعلیٰ ہوا ہے یہ مسودہ امام احمد رضا کی طرف میں فرسہ نے ایک ملک ہے ان کا یہ دھرم کا ہنگامہ کہ وہاں کے چنگ لڑا ہم کوڑا لاری قرآن و اسلام کا سچا ترجمہ اور مسک حق کا ترجمہ پاس ہوں ہے اس لئے ان کا لایا لے اسے اسلام کی طرح ابھرے اور بھٹے کی طرف سے لڑا ہے، اب گناہ لے دینے کا کوئی نہیں روکے دینے ہر مظلوم یہ کہتے رہیں لیکن







۱۰۰۰ھ کی پیدائش ہوئی، ۱۰۱۹ھ کی وفات ہوئی۔

جو سید کے شہرہ نامی سید احمد شریف کے زیر سرپرستی لکھا ہے جو اس طرح ہے کہ: "اس خطبہ کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔" "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

سید احمد کے اہتمام پر یہ چھاپی گئی ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

اعتماد ہے کہ یہاں کی کئی باتیں کتب میں درج ہیں۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

سید احمد کے اہتمام پر یہ چھاپی گئی ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

اسی وقت قریب قریب کرنا دیکھ کر اس طرح لکھا ہے کہ: "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

یہ عظیم الشان اور اہم کام دہلی کی مات کے قریب عمرے میں سن ۱۰۳۳ء و ۱۰۳۴ء کے درمیان چھاپی گئی۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

سید احمد کے اہتمام پر یہ چھاپی گئی ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔ "ابو اسحاق" کے نام سے شروع جو حضرت سید احمد دہلوی نے لکھا ہے۔

































ترجمہ فرمایا جس سے آیت کے سنی کے ساتھ اصل مراد واضح ہو گئی  
کیونکہ آیت میں جنگ کی عبارت تھی اس عبارت میں سرکار عالم ہلکے  
کھانا کا دھوئے کا کھانا کہیں تھے ان کو وہاں ہی تو آپ کے صدف میں آئے  
دلی و کھن کے ذکر کا کوئی حق۔ ”معلوم القویل“ میں علامہ غفری ہم  
فرماتے ہیں کہ یہاں پر انھوں نے پھلپن کے کھانا کی عبارت آپ کی  
برکت سے ہوئی ہے مراد ہے عبادت نبوت۔ ”وقال عطاء العرانی“

ما تقدم من ذلك يعني ذهب ابو بكر لأم و حوزا، و سر کھک و عا  
سما سر دلوں، انک و بدھو وک۔ ”ترجمہ خدا فیض علی بن  
قدیم کھک۔“ اس معنی اس سے مراد ہے کہ آپ کا سر چڑھا ہے آپ کی  
برکت سے آپ کے والدین پادشہ آدم و حوا کا کیا حال کر دیا گیا اور  
آپ کی عبادت کی برکت سے آپ کی امت کے کھانا و صاف کر دے  
کے پھر ہوا یہ اس میں۔

وَأَمَّا الْقَائِدُ فَيَقُولُ لَمْ يَخْلُقْهُ وَهُوَ غَرَضٌ فَطَرَهُ بِدَمِهِ  
اور وہی ہے کہ پہلے تو تاجا ہے مگر اسے دہار دے گا اور یہ تہجد کی کھ  
شہ اس پر لایا آسمان دہا جا ہے۔

اسی گھیل کے میدان پر دو چوہوں کے درمیان طرفی قلا  
چلتا ہے اور اصل وصف میں دونوں کو شریک مانا جا تا ہے جس سے  
عقل میں صبر و یقین نہ اور ضروریات میں ہلکے شریک جی مگر  
زید زیادہ غلبت ہے۔ چاہے نہ ہو کہ یہاں اگر ہم خارجی  
مہارت کو دیکھیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اسے اور ماننے کے پیدا کرنے پر  
پالی احوال کا ور ہے مگر یہاں کرنے سے لایا آسمان سے جس کا اسم  
یہ مانا کہ پہلے پیدا کرتا دہار پیدا کرنے سے شکل کا خلق و پناھا  
شکل اور لایا آسمان سے پناہ ہے کہ اس وقت واجب خلقی کے خلق  
میں آسمان اور شکل کا خلق اس کی قدرت تمامہ کے خلاف ہے۔

اس پر لایا جا تا اور لایا دہار و خلقی ماننے میں نہ کہ شکل کا پناہ ہے  
کس میں اسے نہ کہ شکل کا خلقی اس کی قدرت سے جسے نہ کہ طلب  
کی اہم سے نہ کہ تہجد کے لئے کھانا آسمان سے کہ وہ اس لئے دیا  
ہوئی تو وہ پناہ بھی نہ مانگا ہے بلکہ صدف کا کہ اسے پناہ کی بجائے  
طرف امام احمد رضا نے تفسیر میں اشارہ کر دیا اور یہ کہ اس کی مراد تاریکی پر

اور امام کا صدف ”صاف“ کا طلب کا مراد ہے کہ نہ دے کے پناہ کے  
لے ہے اس دونوں باتوں کی طرف امام احمد رضا نے کیا طلب اشارہ  
فرمایا کہ صرفی سے خدا و تہجد اور طاقت کے قہار کے بغاوت و غلبہ  
اس مراد کو پناہ ہے۔ ”خاص دہار“ کے ترجمہ کر کے اور۔ اس میں ایک  
سودت ہے کہ اس خاص مطلب کے دہار میں اس میں کھانا ”قائد“  
ہو اور غفری کا ترجمہ ہو۔

قَائِدٌ قَائِدٌ قَائِدٌ مَنْ لَمْ يَخْلُقْهُ وَهُوَ غَرَضٌ فَطَرَهُ وَتَدَارَى  
پناہ کے کیا الے کہ نام کرے گا اور اس میں لایا کھانا کے اور غفری  
رجح کرے۔

یہاں پر ہم ”غفری کی حق“ معلوم ”کائنات“ کا  
ہے علامہ میں اس کا ترجمہ ہوتا ہے کہ دونوں کو پناہ لے گئی غفری کا اور حق  
غفری مگر یہ حق شایع ادا ہے کہ اس کے اس لیے امام احمد رضا نے  
”قائد“ ”مفسر“ اور مفسر ”مفسر“ کا ترجمہ کیا اس میں اس  
کے حق ہونے کا بھی قلا کیا اور مفسر غفری سے بھی کر دہار  
فرمایا غفری رجح کرے غفری کا ترجمہ بھی ہو گیا اور طلب صدفی کے  
ساتھ مفسر کے حق ہونے کا بھی ذکر ہو گیا۔

ہم نے قایا کہ امام احمد رضا نے ترجمہ میں جس کی ان  
چیزوں کا انتخاب کرے جس میں امام مفسر کو کسی دیکھنے میں غلا لے اور  
ساتھ ساتھ وہ کسی عظیم ضرر کی دہار لے جس میں ہر ایک آیت ”بقیہ  
قَدِ خَلَقَ الْخَلْقَ فَخَلَقَ الْخَلْقَ لِيُخْصِرَ تِلْكَ الْخَلْقَ مَا فَطَرَهُمْ مِنْ  
طَلْبِكَ وَفَدَا خَيْرُ“ اور ہمارے ہمارے ہم نے تہجد کے لئے خدا کی حق  
فرمادی تاکہ نہ تہجد سے سب سے گناہ گئے تہجد سے انھوں کے اور  
تہجد سے پھیلنے کے۔

یہاں پر اگر کوئی دیکھنے سے خلقی ترجمہ کر کے اور دہار کا کلا  
گناہ کی نسبت سرکار عالم ہلکے طرف کی غفری میں ”قائد“ کے  
مواہب میں وہ مطلب الے کے اعتبار سے مراد ہے کہ جسے نہ کہ مراد  
میں گناہ کو دہار کیا گیا ہے۔ دہار سے غفری میں مفسر اور مفسر  
اس کے دہار کے خلاف لایا اور مفسر کو دہار ہے جس میں ہر ایک  
جوئی کے طور پر ہو سکتا ہے۔ اس لیے امام احمد رضا نے پناہ پر دہار



















